ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol. 6 No.2 2022

رباعیات خیام کے منظوم اردو تراجم۔ایک مطالعہ

Shahab ud din shah

PHD Urdu scholar Government college University, Faisalabad

Dr. Muhammad Asif Awan

Professor department of Urdu Government college University, Faisalabad

Abstract:

The noted Persian quatrain writer Omer Khayyam was born in Nishapur, He was not only great mathematician and astronomer but also a poet of the first rank. He chooses the concise but comprehensive genre of quatrain for his spontaneous metrical outflow of feelings. His work was appreciated by the European scholar more then Persian ones. The credit goes to the Fitz Gerald who introduced Omer Khayyam Throughout the Europe. The Urdu literature specifically are replete with different translated versions of Rubayyat-e-Khayyam. Some of them have been directly translated from Persian literacy treasure while most of them are based on Fitz Gerald translated Persian. This article consists of comparison Urdu poetic translation of Rubayyat-e-Khayyam. It is also concluded that poetic translation, specially of a poet of Khayyam Stature and complex style, is ongoing process; and study of previous translations could enlighten better methods and expression for new translations.

Keywords: Omer Khayyam, Rubayyat-e-Khayyam, Urdu poetic translations.

شاعری کا ترجمہ پیچیدہ ہے جس میں موسیقیت، غنائیت، نظموں کی داخلی ہم آہنگی، معنی آفرینی، علامتیں، صنعتیں اور لفظوں کا تہذیبی سیاق وغیرہ ایسی صورت میں بیک وقت شعر کے متذکرہ عناصر میں ہر عنصر کا خیال اور شعر کے ہزاروں رنگوں میں سے ہر رنگ کو محفوظ کرنا ہے، نظم طباطبائی لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

"ایک زبان کا شعر دوسری زبان میں آکر شعر نہیں رہتا، یہ شراب آپ نے خم سے نکلی اور سرکہ ہوگی، یہ راگ ایک گلے سے دوسرے گلے میں اترتے ہی بے سرا ہو جاتا ہے، یہ عکس ایک آئینہ سے دوسرے آئینہ میں آیا اور پرچھائی بن کر رہ گیا۔"[1]

مزید اس تناظر میں دانتے الیگری(Dante Alighieri) لکھتے ہیں:

"Nothing which is harmonises by the bond of the muses can be changed from its own to another language without destroying all its sweetness."[2]

رباعیات خیام کے منظوم اردو تراجم کا جائزہ لیتے ہوئے مختلف صورتیں سامنے آتی ہیں، رباعی کا رباعی میں ترجمہ، رباعی کا قطعہ میں ترجمہ، سہ مصرعی ترجمہ اور ترجمہ در ترجمہ وغیرہ، ان مترجمین میں سے بعض نے رباعی کی ہیئت ہی میں جبکہ کچھ نے قطعہ کی ہیئت میں ترجمے کیے ہیں، کچھ نے اصل فارسی متن کے بجائے رباعیات خیام کے انگریزی مترجم فٹزجیرالڈ(Fitz Gerald)اور ہنری وائن فیلڈ(Henry Whine Field)کے ترجموں سے ترجمہ کیا ہے۔

"تاج الکلام": یہ کتاب حکیم عمر خیام کے ۷۶۴ رباعیوں کا منظوم اردو ترجمہ ہے۔ جو سید محمد لائق حسین قوی امروہی جو رسالہ "سوز و ساز" کے مالک اور مدیر تھے نے منظوم کیے ہیں، کتاب پر سن اشاعت درج نہیں اور یہ کتاب شاہجہانی پریس دہلی میں چھپ کر شائع ہوا، کتاب کے ابتدائی صفحات پر خواجہ حسن نظامی کا تبصرہ درج ہے، ترجمہ سہل اور آسان زبان میں کیا گیا ہے، کہیں اسلوب مفرس زبان کی وجہ سے بوجھل ہو جاتا ہے۔

رباعی خیام

ساقی قدحے کہ کارساز است خدا
در رحمت خود بندہ نواز است خدا
مئے خور بہ بہارو بار طاعت مفروش
کز طاعتِ خلق بے نیاز است خدا

منظوم ترجمہ از سید محمد لائق حسین قوی امروہی

ساقی پیالہ دے کہ خدا کار ساز ہے
رحمت بڑی ہے اسکی وہ بندہ نواز ہے
پی موسم بہار میں طاعت کی فکر چھوڑ
طاعت سے اک جہاں کی خدا بے نیاز ہے [3]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

**"خمکدہ خیام": آغا شاعر قزلباش دہلوی نے یہ ادبی شاہکار مہاراجہ سر بھوانی سنگھ کی فرمائش پر تین سال میں مکمل کیا، اس ترجمے کی اشاعت کے لیے اس نے مہاراجہ سر کشن پرشاد سے مالی معاونت کی درخواست بھی کی مگر اسے خاطر خواہ جواب نہیں ملا بعد ازاں سر علی نواز خان بہادر میر آف خیر پور، سندھ کے فیض کرم سے "خمکدہ خیام" کے نام سے ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔ آغا شاعر قزلباش نے آٹھ سو رباعیات خیام کو اردو قالب میں ڈھالا ہے، آغا شاعر قزلباش نے یہ کام کرتے ہوئے انتہائی دماغ سوزی سے کام لیا تھا، اصل متن کے فارسی الفاظ کو اکثر و بیشتر ترجمہ میں استعمال کرنے کی سعی کی ہے۔ اس عمل سے ترجمہ کو اثر انداز نہیں ہونے دیا ہے بلکہ ایسے الفاظ کو اشعار میں نگینوں کی طرح جوڑا ہے۔

رباعی خیام

اے چرخ فلک! خرابی از کینہ تست
بیداد گری عادت دیرینہ تست
اے خاک! اگر سینہ تو بشگا فند
بس گوہر قیمتی کہ در سینہ تست

ترجمہ از آغاز شاعر قزلباش

یہ ظلم و ستم ، چرخ !ترا کینہ ہے
بیداد گری عادتِ دیرینہ ہے
اے خاک !ترا قلب اگر چاک کریں
لب ریز جواہر سے تیرا سینہ ہے [4]

کلام میں روانی اور تسلسل قادرالکلامی پر دلیل ہے، چاروں مصرعے اس طرح پرو دیئے گئے ہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ رباعی نے ایک زبان سے دوسری زبان میں ہجرت کی ہے۔

"رباعیات عمر خیام" از پروفیسر یعقوب الحسن واقف مراد آبادی: یہ کتاب حکیم عمر خیام کی رباعیات کا تین زبانوں پر مشتمل ترجمہ ہے یعنی (انگریزی، اردو اور ہندی) یہ کتاب مشورہ بک ڈپو، دہلی سے چھپی ہے، اس کے پہلے تین آڈیشن آچکے ہیں، پہلا اڈیشن جنوری ۱۹۴۰ء، دوسرا ایڈیشن فروری ۱۹۶۰ء جبکہ تیسرا ایڈیشن اپریل ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئیں۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں ایک سو رباعیات شامل ہیں باقی دو جلدوں میں چار سو رباعیات ہیں، ان میں رباعیات کا ترجمہ رباعی اور قطعہ دونوں ہیئتوں میں کیا گیا ہے۔ مزید لکھتے ہیں:

> "اصل رباعی، میرا ترجمہ، فٹز جیرالڈ کا ترجمہ اور اپنے اردو ترجمہ کو ہندی رسم الخط میں مشکل الفاظ کے ہندی میں معنی بھی دیے گئے ہیں، اور ساتھ تصویریں بھی دی گئی ہیں۔"[5]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

"نذر خیام" از راجا مکھن لال: یہ کتاب ۱۹۵۸ء میں اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد سے شائع ہوا۔ ڈاکٹر محمد تقی الدین احمد نے تحقیق و تدوین کے مراحل سے گزار کر کتاب کا نام نذر خیام رکھا ہے، راجہ مکھن لال رباعیات خیام اولین مترجم ہیں نہ کہ صرف اردو میں بلکہ اس سے قبل انگریزی زبان میں بھی حکیم عمر خیام کی رباعیوں کا ترجمہ نہیں ہوا تھا، مزید پروفیسر اخلاق احمد آہن لکھتے ہیں:

> "البتہ اردو شاعر راجہ مکھن لال کو فٹز جیرالڈ پر فوقیت زمانی حاصل ہے، کیونکہ انہوں نے ۱۲۶۰ ہجری (مطابق ۱۸۴۴ء) میں ترجمہ کیا، موصوف اردو میں خیام کے پہلے مترجم تھے، اردو میں یہ سلسلہ بڑا طویل ہے اور آج بھی اس ذوق و شوق کے ساتھ جاری ہے۔"[6]

اس مجموعے میں ۳۲۳ رباعیاں ہیں، اگرچہ راجہ مکھن لال کی زندگی وفا کرتی تو نہیں معلوم اور کتنی رباعیوں کا ترجمہ ہوتا لیکن اس قدر بھی جواہر پارے اپنی خوبیوں کے لحاظ سے کچھ کم نہیں ہیں، راجہ مکھن لال کے ترجمہ میں صفائی اور برجستگی بہت ہے اور زبان میں ادبی شان اعلی طور پر نمایاں ہے۔

کل کوزہ گروں میں اتفاقاً جو گیا
دیکھا تو وہ خاک سب کی کر کے یکجا
کرتے ہیں سبو کوزہ میں اس کو روند
جس خاک میں تھا غبار سلطان و گدا [7]

"دو جام" از عبدالحمید عدم: اس کتاب میں حکیم عمر خیام کے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) رباعیات کا اردو منظوم ترجمہ کیا گیا ہے، اکثر کا نظم ترجمہ رباعی کی ہیئت میں کیا گیا ہے، جب کہ اس منظوم ترجمہ میں قطعات بھی شامل ہیں، یہ محض لفظی ترجمہ نہیں بلکہ خیام کے خیالات کو اپنے انداز میں اردو قالب میں ڈھالا گیا ہے۔ مد مقابل خیام کے رباعیوں کا فارسی متن بھی دیا گیا ہے۔ عبدالحمید عدم نے یہ ترجمے اس فن کاری کے ساتھ کیے، خیام کی رباعی پڑھ کر پھر عدم کا منظوم ترجمہ پڑھ کر طبع زاد ہونے کے گمان کے ساتھ یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ خیام کا خیال فارسی سے ہجرت کر کے اردو میں آبسا ہے، لفظی موسیقی اور اسلوب کی شگفتہ بیانی کا دریا ٹھاٹھیں مارتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

رباعی خیام

ما خرقہ زہد در سر خم کر دیم
وز خاک خرابات تیمم کر دیم
باشد کہ دران میکدہ دریا بیم
عمرے کہ درون مدرسہ گم کر دیم

منظوم اردو ترجمہ از عبدالحمید عدم

آخرکار نور دانش کو
زینت گیسوئے سیاہ کیا

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

میکدے میں وہ عمر ہاتھ آئی
مدرسے میں جسے تباہ کیا [8]

"بادہ خیام" از پروفیسر غلام دستگیر شہاب: اس کتاب میں خیام کی تقریباً دو سو رباعیوں کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا ہے، رباعیوں سے قبل خیام کے سوانح حیات اس کی تصنیفات اور رباعیوں پر تبصرہ بھی ہے۔

رباعی خیام

آمد سحری ندا ز میخانہ ما
کای رند خراباتی دیوانہ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز می
زآن پیش کہ پر کنند پیمانہ ما

منظوم اردو ترجمہ از پروفیسر دستگیر شہاب

میخانہ سے ہنگا م سحر آئی ندا
اے بے خبر عمر رواں جاگ ذرا
پیمانہ ہستی نہ چھلک جائے کہیں
ہاں جام اٹھا ، جام اٹھا ، جام اٹھا [9]

"دست زر فشاں" از صبا اکبر آبادی: ترجمہ ایک مشکل فن ہے، صبا اکبر آبادی اس فن کے درجہ کمال تک پہنچے ہوئے تخلیق کار تھے، اگر اصل متن سے ہٹ کر اس کے منظوم تراجم کو دیکھا جائے تو گویا تخلیق پارے ہیں یعنی طبع زاد ہونے کا گمان گزرتا ہے، یہی معاملہ "دست زر فشاں" میں ہے، خود اپنے فن سے متعلق لکھتے ہیں:

"۴۵ برس بعد فارسی رباعیات کا رباعی میں ترجمہ کرتے ہوئے مجھے اندازہ ہوا کہ اس راہ گزر سے جوانی میں بھی گزرا تھا، ماضی کا وہ بھاری پتھر اب بھی میرے سر کا تکیہ ہے، خدا نے چاہا تو ایک روز آپ کے آرام کے لیے بھی پیش کروں گا انشاءاللہ لیکن پتھر کو میں نے اپنے پاس محفوظ رکھا ہے کہ آنے والی نسلوں کے لیے غالب کی راہ میں نشانی کے طور پر ثبت کر دوں۔" [10]

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

رباعی چوں کہ ایک انتہائی مشکل فن ہے،اس کی فن نزاکتوں اور باریکیوں پر ہر کوئی قادر نہیں ہو سکتا لیکن صبا اکبر آبادی عمر خیام کے ایسے مترجم ہیں،جو خود بھی رباعی کے مستند استاد تھے۔

جب صبح ازل سجی تھی بزم تکوین
جنت دوزخ کے بن گئے تھے ائین
جنت نہ ہو گر میرے لئے صرف شراب
ممنوع ہو میرے لئے جنت کی زمین [11]

"رباعیات عمر خیام کے اردو میں منظوم ترجمے "از عزیز احمد جلیلی: یہ کتاب ۱۹۸۷ء میں نیشنل فائن پرنٹنگ پریس حیدر آباد سے شائع ہوا،اس کتاب کے دو حصے ہیں،پہلے حصے میں حکیم عمر خیام کے فارسی کے ایک سو دس منتخب رباعیوں کا اردو ترجمہ ہے جبکہ دوسرا حصہ فٹزجیرالڈ(Fitz Gerald)کے انگریزی سے اردو رباعیوں پر مشتمل ترجمہ ہے،مترجم جب نظم کے آہنگ کو منتقل کرنے کی کوشش کرتا ہے،عزیز احمد جلیلی نے شعری مزاج کی پابندی ہاتھ سے نہیں جانے دیا،اس لیے اس کے ترجمے کہیں کہیں بے ساختگی اور روانی بر قرار رکھنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں۔

"گلبانگ خیام "از ڈاکٹر عصمت جاوید: عصمت جاوید نے عمر خیام کی ڈھائی سو سے زیادہ رباعیات خیام کو اردو قالب میں ڈھالا تھا لیکن فیروز سنز لمیٹڈ والوں نے محض ڈیڑھ سو رباعیوں کو "گلبانگ خیام" میں شامل کیا ہے۔

صف باندھ کے مسجد میں ہوں ہر چند کھڑا
پر مجھ کو نہ سمجھو کہ نمازی ہوں بڑا
مسجد سے چرایا تھا مصلیٰ اک روز
وہ ہوگیا بوسیدہ تو آنا ہی پڑا [12]

"خرابات خیام "از سید علی نقی صفی لکھنوی: یہ ترجمہ نواب رام پور کی فرمائش پر ہوا تھا،ایک نسخہ قلمی رضا لائبریری رام پور مسودات میں موجود ہے۔[13]

"خرابات خیام" چار حصوں پر مشتمل ہے۔حصہ اول میں ۲۲۷ رباعیات،حصہ دوم میں ۲۰۷ رباعیات،حصہ سوم میں ۲۰۲ رباعیات اور حصہ چہارم میں ۲۰۳ رباعیات ہیں،ان کے علاوہ تین قطعات کا بھی ترجمہ ہے۔[14]

"نغمۂ خیام "از عادل اسیر دہلوی: اس کتاب کی اب تک چار اشاعتیں ہو چکی ہیں،پہلی بار ۱۹۹۶ء،دوسری بار ۲۰۰۱ء پھر ۲۰۰۴ء اور آخری بار ۲۰۰۶ء میں زم زم پرنٹنگ ورکس دہلی سے شائع ہوا،اس کتاب کا پیش لفظ عظیم اختر نے رقم کیا،یہ کتاب ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے،اس میں ۳۰۰ رباعیات خیام کا منظوم اردو ترجمہ شامل ہے، کتاب کے بیک فلیپ پر علی سردار جعفری،رام لعل،فضا ابن فیضی اور سکندر بخت کا اس وقیع تخلیقی کام سے متعلق آرا درج ہیں۔

اے چرخ ذرا تجھ سے میں خرسند نہیں
آزادی دے، کہ لائق بند نہیں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

نادان سزاوار عنایت ہیں اگر
میں بھی تو کوئی اہل و خرد مند نہیں [15]

"رباعیات عمر خیام" از پروفیسر عبدالعلیم صدیقی: کسی شاعرانہ شہ پارہ کا منظوم ترجمہ کرتے وقت الفاظ و تراکیب تشبیہات و استعارات اور دوسرے شعری وسائل کی دروبست کے فنی تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے، ان کے معانی اور روح کو دوسری زبان میں منتقل کرنا مشکل کام ہے، جس کے لیے انتہائی محنت اور ریاضت طلب ہوتی ہے۔ پروفیسر عبدالعلیم صدیقی نے ریاضت اور محنت سے کام لے کر ان رباعیات کو درج ذیل مضامین کے ضمن میں ڈھال کر منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ حمد و مناجات، مشیت ایزدی، مسلک رندی، حیات و موت، امروز، دنیا اور آخرت وغیرہ۔

رباعی عمر خیام

احوال جہاں بر دلم آسان می کن
و افعال بدم ز خلق پنہاں می کن
امروز خوشم با رو فردا بامن
آنچہ کرم تو می سزد آن می کن

منظوم اردو ترجمہ از پروفیسر عبدالعلیم صدیقی

آحوال جہاں دل پہ میرے آسان کر
خلقت سے میرے گناہوں کو پنہاں کر
امروز مجھے خوش رکھ فردا دے ساتھ
اپنی رحمت کے شایان شان کر [16]

علاوہ ازیں "مقام خیام" کے نام سے عبدالرحمن طارق نے رباعیات خیام کا منظوم ترجمہ کیا ہے اور ایم ڈی تاثیر کے شعری مجموعہ "آتش کدہ" میں بھی خیام کے تین رباعیوں کا منظوم ترجمہ شامل ہے۔

مصرعی اردو ترجمہ: ڈاکٹر مقصود حسنی نے رباعیات خیام کا سہ مصرعی منظوم اردو ترجمہ کیا ہے، یہ تراجے سادگی، سلاست اور روانی کے سہ عمدہ مثال ہیں، ڈاکٹر مقصود حسنی کے تراجم کا ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اصل متن کے مفاہیم کو خوب اپنے دماغ میں جذب کر کے ترجمہ تخلیق کرتے تھے، جس کی وجہ سے ان کے تراجم اصل فن پارے کے قریب قریب نظر آتے ہیں، یہ کام اصل متن پر مکمل دسترس کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ اس نے روایات سے ہٹ کر تراجم کیے ہیں، جیسے عمر خیام کے رباعیات کا سہ مصرعی ترجمہ ہے۔

مزار رفتہ پر اشکباریاں کیوں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.2 2022

خواب فردا کی تعبیر تو عبث ہے
آج کو تھام رکھ نہ جائے کہیں [17]

ایڈورڈ فٹز جیرالڈ(Edward Fitz Gerald) کے ترجمے سے منظوم تراجم

"رباعیات عمر خیام" از محشر نقوی: یہ کتاب سو رباعیات پر مشتمل ہے، دراصل یہ منظوم ترجمہ حکیم عمر خیام کے اصل فارسی رباعی کے بجائے خیام کے انگریزی مترجم فٹز جیرالڈ (Fitz Gerald) کے کتاب سے منظوم اردو ترجمہ کیا گیا ہے، اس ضمن میں لکھتے ہیں:

"زبان انگریزی میں فٹز جیرالڈ (Fitz Gerald) نے عمر خیام کی رباعیوں کا ترجمہ اس حسن و خوبی سے کیا ہے کہ ترجمہ اصل سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خیام کے مطالب کنایہ اور طنز کو اس نے اپنے الفاظ میں بالکل اپنا لیا ہے، ہندوستان کے بعض شعراء نے بھی عمر خیام کی رباعیوں کو اردو کا جامعہ پہنانے کی کوشش کی ہے لیکن ان حضرات نے جہاں تک میرا خیال ہے اصل فارسی کلام کو پیش نظر رکھا ہے اور رباعی ہی کے وزن میں ان کو منتقل کرنے کی کوشش کی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ معمولی ردوبدل الفاظ کے ساتھ مکھی پر مکھی ماری جانے کی وجہ سے اصل رباعیوں کی نزاکت اور رنگینی متاثر ہو کر رہ گئی ، برخلاف اس کے میں نے فارسی رباعیوں کے عوض فٹز جیرالڈ (Fitz Gerald) کے انگریزی ترجمے کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک طویل لیکن مترنم بحر اختیار کی تاکہ اس کے ذریعے شاعر کا حقیقی منشاء و مفہوم ظاہر ہو سکے۔"[18]

رباعی فٹز جیرالڈ (Fitz Gerald)

Wake! For the Sun, who scatter'd into flight
The Stars before him from the Field of Night
Drives Night along with them from Heav'n, and strikes
The Sultan's Turret with a Shaft of Light

منظوم اردو ترجمہ از محشر نقوی

اٹھ جاگ ! کہ خورشید خاور وہ چرخ بریں کا شہ پارہ
تاریکی شب کی چادر کو اک آن میں کر پارا پارا
ہر برگ و شجر ہر بام و در کو نور کا پہنا کر زیور
مشرق کی فہم کو سر کر کے اجرام فلک کو دے مارا [19]

"خیمے کے آس پاس" از میراجی: "حکیم عمر خیام کے ان رباعیات کا اردو منظوم ترجمہ ہے، جو فٹز جیرالڈ (Fitz Gerald) نے انگریزی زبان میں منتقل کیے تھے۔ میرا جی نے قطعہ کی ہیئت میں ان کا منظوم اردو ترجمہ کیا ہے، پہلی بار ان میں سے چودہ (۱۴) رباعیاں "خیال" بمبئی کے اپریل ۱۹۴۸ء کے شمارے میں، دوسری بار اٹھارہ (۱۸) رباعیاں مئی ۱۹۴۹ء کے شمارے میں شائع ہوئیں، کتابی صورت میں یہ ترجے "خیمے کے آس پاس" کے نام سے ۱۹۶۴ء میں شائع ہوئے، میرا جی نے عمر خیام کو فٹز جیرالڈ (Fitzgerald) ہی کے حوالے سے دیکھا لیکن ترجمہ کرتے ہوئے اس کے ذوق شعری نے جہاں مناسب سمجھا ہندی مزاج شامل کر دیا، میرا جی نے اپنے ہندی مزاج عمر خیام کو اپنی زمینی روایت سے ہم آہنگ کیا، اس تناظر میں میرا جی کے ان ترجموں میں عمر خیام کے بجائے کبیر کے دوہوں کا رنگ نمایاں ہے، لکھتے ہیں:

"عمر خیام اور کبیر صاحب میں شخصیت کے گھلاؤ کے لحاظ سے کچھ زیادہ فرق نہیں ہے
۔ ماسوائے اس کے ایک نے ایران میں شراب پی کر شعر کہے اور ستاروں کی دوریوں میں کھویا رہا اور
دوسرا ہندوستان ہی میں کچھ راز کی باتیں کہہ گیا۔"[20]

یہ ترجے اردو ہندی مزاج کے حامل ہیں، ان میں ایک ماحول تخلیق کیا گیا ہے، جو غیر مانوس نہیں لگتی، یہ ترجے میرا جی کے دوسرے تراجم کا تسلسل ہیں، جن میں وہ اپنی فضا کی بو باس اس طرح شامل کر دیتے ہیں کہ ترجمہ ترجمہ نہیں رہتا بلکہ اپنی زبان کی ایک تخلیقی واردات بن جاتا ہے۔

میراجی

آؤ آؤ بھر لو پیالا ، دیکھو بسنت کی آگ جلے
چلو اتارو ، اس میں پھینکو سیت کال کے پہرا دے
دیکھو سوچو سے کا پنچھی سامنے ہی پر تول رہا
ابھی آڑا کہ ابھی آڑا لو ! کہاں گیا؟ کوئی کیا جانے

فٹز جیرالڈ (Fitzgerald)

COME, fill the Cup, and in the Fire of Spring
The Winter Garment of Repentance fling
The Bird of Time has but a little way to fly
and lo! the Bird is on the Wing [21]

ایڈورڈ ہنری وائن فیلڈ (Edward Henry Whine Field) کے ترجمے سے منظوم اردو ترجمہ

ایڈورڈ ہنری وائن فیلڈ (Edward Henry Whine Field) ایک مشہور مستشرق تھے، جس نے فارسی لٹریچر کے انگریزی ترجمے کیے، شوکت بلگرامی نے اس کے انگریزی ترجمہ رباعیات خیام سے منظوم اردو ترجمہ "مئے دو آتشہ" کے نام سے کیا ہے، شوکت بلگرامی نے ۶۳ رباعیات عمر خیام کا منظوم اردو ترجمہ کیا ہے، اس ترجمے میں رباعی کا ترجمہ اکثر جگہوں پر قطعات کی صورت میں کیا گیا ہے۔

اے ساقی مست ناز و خورشید جمال
آج اس دل خون شدہ کی حسرت کو نکال
بھر کوزۂ مئے ملا لبوں سے لب جام
کل ہوگی یہ مشت خاک خود جام سفال [22]

حوالہ جات

1 حسن دین، ڈاکٹر، انگریزی شاعری کے منظوم اردو ترجموں کا تحقیقی و تنقیدی مطالعہ، حیدرآباد، ولا اکیڈمی، ۱۹۸۴ء، ص:۳۲

2 ترجمے کے فنی اور عملی مباحث، مرتبہ: مشاورتی کمیٹی، نئی دہلی، جامعہ ملیہ اسلامیہ جامعہ نگر، نیو پرنٹ سنٹر، مارچ، ۲۰۱۲ء، ص:۲۳۹

3 سید محمد لائق حسین، تاج الکلام، دہلی، شاہجہانی پریس، س ن، ص:۶

4 آغا شاعر قزلباش، خمکدہ خیام، لاہور، سٹیم پریس، ۱۹۲۷ء، ص:۵۰

5 واقف مراد آبادی، پروفیسر، رباعیات خیام، دہلی، مشورہ بک ڈپو، اپریل، ۱۹۶۰ء، ص:۴

6 اخلاق احمد آہن، ڈاکٹر، خیام شناسی، دہلی روشان پرنٹریس، ۲۰۱۷ء، ص:۱۶

7 راجا مکھن لال، نذر خیام، مرتبہ: ڈاکٹر محمد تقی الدین، حیدرآباد، اعجاز پرنٹنگ پریس، ۱۹۵۸ء، ص:۵۶

8 عبدالحمید عدم، دو جام (رباعیات حکیم عمر خیام)، لاہور، استقلال پریس لوہاری گیٹ، ۱۹۶۰ء، ص:۹

9 غلام دستگیر شہاب، پروفیسر، ترجمان رموز بیخودی، ۱۹۸۳ء، مہاراشٹر پرنٹنگ اسکول، پونہ، ص:۳۴

10 صبا اکبر آبادی، ہم کلام (فارسی رباعیاتِ غالب کا ترجمہ)، کراچی، بختیار اکیڈمی، س ن، ص:۳

11 صبا اکبر آبادی، دست زر فشاں (رباعیاتِ حکیم عمر خیام اردو رباعی کے قالب میں)، کراچی، بختیار اکیڈمی، ۱۹۸۵ء، ص:۱۴

12 عصمت جاوید، ڈاکٹر، گلبانگ خیام، لاہور، فیروز سنز لمیٹڈ، ۱۹۹۱ء، ص:۴۰

13 سید فیضان حسن، آغا شاعر قزلباش شخصیت و فن، دہلی، نیو الائیڈ پرنٹرس، ۱۹۹۵ء، ص:۲۲۱

14 اتر پردیش اردو اکادمی، جلد اول شمارہ ۱/ جولائی، ۱۹۸۱ء، ص:۱۵، ایڈیٹر جواد زیدی

15 عادل اسیر دہلوی، نغمہ خیام، دہلی، ملک بک ڈپو، ۱۹۹۶ء، ص:۱۱

16 عبدالعلیم صدیقی، پروفیسر، رباعیات عمر خیام (منظوم ترجمہ)، لاہور، مقبول اکیڈمی، ۲۰۰۹ء، ص:۳۰-۳۱

17 مقصود حسنی، پروفیسر، چوراسی رباعیات کا اردو ترجمہ، اردو برقی کتب خانہ، ۲۰۱۸ء، قصور، ص:۷۹

18 محشر نقوی، رباعیات عمر خیام، حیدرآباد دکن، اسٹیم پریس مغلپورہ، س ن، ص: الف

19 ایضاً، ص:۱

20 میراجی—اداریہ "خیال" بمبئی، شمارہ اپریل ۱۹۴۸ء، ص:۳

21 میراجی، خیمے کے آس پاس (عمر خیام کی رباعیات کا منظوم اردو ترجمہ)، لاہور، مکتبہ ادب جدید، ص:۱۹-۲۰

22 شوکت بلگرامی، مئے دوآتشہ (ترجمہ رباعیات عمر خیام نیشاپوری)، حیدرآباد دکن، مطبع مکتبہ ابراہیمیہ، س ن، ص:۵-۶